السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت، گدھا اور کتے کے گزر جانے سے نماز کا ٹوٹ جانا؟ برائے کرم یہ وضاحت فرمادیں کہ کیا گھر میں نوافل ادا کرنے کی صورت میں اگر سامنے سے ہماری ماں، بہن یا بیوی گزر جائے تب بھی نماز ٹوٹ جائے گا۔ اس حدیث کا اصل مفہوم کیا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث میں جو عورت، گدھا اور کالے کتے کا ذکر ہے یہ وہ اشیا ہیں جو انسان کی نماز میں بگاڑ کا سبب بن سکتی ہیں۔ کیونکہ نمازی کے آگے سے ان اشیا کا گزرنا خشوع اور خضوع کو مٹانے کے مترادف ہے۔ یہی حدیث کا مقصود ہے۔

امام نووی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں :

''وتأول ھولاء حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ علی ان المراد بالقطع نقص الصلاة لشغل القلب بھذہ الاشیاء ولیس المراد ابطالھا '' (شرح مسلم، ج۴، ص ۲۳۰)

''یعنی جو حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے اس سے مراد نماز میں کمی ہونے کے ہیں (کیونکہ ان اشیا کا گزرنا) شغل قلب کا باعث ہے، اور اس سے مراد نماز کا باطل ہونا نہیں ہے (بلکہ خشوع وخضوع میں فرق آنا ہے)۔''

امام شوکانی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں :

''قال العراقی : واحادیث الباب تدل علی ان الکلب والمراة والحمار تقطع الصلاة، والمراد بقطع الصلاة ابطالھا، وقد ذھب الی ذالک جماعة من الصحابة منھم ابوہریرة، وانس، وابن عباس رضی اللہ عنھم '' (نیل الاوطار، ج۳، ص ۱۷)

'' علاقہ عراقی فرماتے ہیں کہ جو احادیث اس باب پر دلالت کرتی ہیں کہ کتاب، عورت اور گدھا نماز کو قطع کردیتے ہیں تو اس سے مراد نماز کا قطع ہونا (خشوع وخضوع میں) باطل ہونا ہے اور اسی طرف صحابہ کرام کی ایک جماعت گئی جن میں ابوہریرہ، انس اور ابن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں۔ ''

اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ نمازی کے آگے مندرجہ بالا اشیا کا گزرنا نماز کو فاسد کرنے کے مترادف ہے۔ اگر ہم غور کریں کہ ان اشیا کا ذکر کیوں کیا گیا ہے تو واقعی میں یہ اشیا نماز کو فاسد کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ مثلاً

اگر آپ نماز ادا کر رہے ہیں اور کتا وہ بھی کالا آپ کے سامنے بھونکنا شروع کردے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی نماز سے خشوع وخضوع جاتا رہے گا۔ اسی طریقے سے اگر آپ نماز کی حالت میں ہیں اور ایک عورت آپ کے سامنے سے گزر جائے تب بھی آپ کی نماز میں خلل واقع ہو سکتا ہے اور بعینہ یہی حالت گدھے کی ہے جب وہ اپنی بدصورت آواز سے ہنکے گا تو یقیناً نماز میں خلل اور خرابی واقع ہوگی۔

صفی الرحمن مبارکپوری فرماتے ہیں :

''واما تخصیص المراة والکلب والحمار بالذکر فلیس معناہ ان غیرھا لا یقطع برکة الصلاة، والا لم یکن لتاثیم الرجل لاجل مرورہ بین یدی المصلی معنی، لعل لان ھذہ الثلاث مظان لوجود الشیطان وفتنتہ، فیکون القطع من اجلھا ابلغ واشد واقطع، فقد روی الترمذی عن ابن مسعود مرفوعاً (ان المراة عورة فاذا خرجت استشرفھا الشیطان) وروی مسلم عن جابر مرفوعا ان المراة تقبل فی صورة شیطان وتدبر فی صورة شیطان وورد فی نھیق الحمار: انہ ینھق حین یری الشیطان۔ اما الکلب فقد ورد فی ھذا الحدیث نفسہ ان الکلب الاسود شیطان، وقد علم خبث مطلق الکلب بان الملائکة لا تدخل بیتا فیہ کلب، وان من اقتنی کلبا۔ فیما لم یاذن فیہ الشرع۔ انتقص من اجرہ کل یوم قیراطان۔ اما وصف الکلب الاسود بانہ شیطان فلکثرة خبثة وشدة سوء منظرہ وفظاعتہ۔ '' (منة المنعم شرح مسلم، ج ۱، ص ۳۲۸)

''اور جو ذکر میں تخصیص کی گئی ہے کہ عورت، کتّا اور گدھا (نماز کو باطل کردیتے ہیں) تو پس اس کا معنی یہ نہیں کہ ان تینوں اشیا کے علاوہ کوئی اور چیز نماز کی برکت کو ختم نہیں کر سکتی۔ اگر یہ حکمتیں نہ ہوتیں (یعنی عورت، کتا اور گدھا کے گزرنے کی) تو مرد کے لیے کوئی گناہ نہ ہوتا۔ بلکہ یہ تینوں چیزیں شیطان کے وجود اور فتنہ کی جگہیں ہیں۔ تاکہ (نماز) ختم ہو جائے اور شیطان کی وجہ سے سخت پریشان ہو جائے۔ ترمذی نے ابن مسعود سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ عورت یقیناً پردے کی جگہ ہے اور جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور مسلم میں جابر بن عبداللہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ یقیناً عورت جب آتی اور جاتی ہے شیطان کی صورت میں، اور گدھے کے ہینگنے کے بارے میں بھی موجود ہے کہ وہ شیطان کو دیکھ کر اپنی آواز نکالتا ہے (ہینگتا ہے) اور جہاں تک کتے کے بارے میں ہے تو حدیث میں کالے کتے کے ساتھ یہ مخصوص ہے۔ کیونکہ کالے کتے کو شیطان کہا گیا ہے۔ یقیناً کتے کا مطلب خبث ہونا موجود ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتے ہوں یا جس نے کتے کو پالا ہو اس کے بارے میں شریعت نے اجازت مرحمت فرمائی۔ (بلاوجہ کتا پالنا شریعت میں اس کی رخصت نہیں)''

شبیر احمد عثمانی ''فتح الملھم ''میں فرماتے ہیں :

''المراۃ بالقطع فی حدیث الباب قطع الوصلۃ بین العبدو بین الرب جل جلالہ لا ابطال الصلاۃ نفسھا '' (فتح الملھم شرح صحیح مسلم ، ج ۳، ص ۳۳۴)

ترجمہ : ''یعنی نماز ختم کرنے کا جو یہاں مقصد ہے اس حدیث کے باب میں تو قطع سے مراد بندے اور رب کے درمیان رابطہ کا انقطاع ہے اور نماز کا اپنی ذات کے اعتبار سے باطل ہونا مراد نہیں ۔ ''

امام قرطبی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں :

''یقطع الصلاۃ المراۃ والحمار، فان ذالک مبالغۃ فی الخوف علی قطعھا وافسادھا بالشغل بھذہ المزکورات ، وذالک ان المراۃ تفتن ، والحمار ینھق ، والکلب یروع فیتشوش المتفکر فی ذالک حتی تنقطع علیہ الصلاۃ وتفسد ''

(المفھم شرح مسلم ، ج ۲، ص ۱۰۹)

ترجمہ : ''یعنی نماز کا قطع ہونا عورت اور گدھے کی وجہ سے تو یہ مبالغہ ہے اس سبب کہ نماز کا قطع ہونا اور اس کی بنیاد کی وجہ سے ان اشیا کے شغل کے سبب ، کیونکہ عورت فتنہ میں ڈالتی ہے اور گدھے کا ہینگنا (وہ بھی خرابی کا باعث بنتا ہے) اور کتا ڈراتا ہے نمازی کو یہاں تک کہ اسے تشویش میں ڈالتا ہے حتی کہ اس کی نماز ختم ہوجاتی ہے یا (خشوع وخضوع میں) بگاڑ پیدا ہوجاتا ہے ۔ ''

جلال الدین سیوطی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں :

''وان المراد بالقطع فی الحدیث نقص الصلاۃ یشغل القلب بھذہ الاشیاء ''

(الدیباج، ج ۱، ص ۶۴۰)

ترجمہ : ''یہ کہ نماز کا قطع سے مراد یہاں حدیث میں نماز کی کمی ہے کیونکہ دل ان اشیا کی وجہ سے شغل میں پڑجاتا ہے ۔ ''

الحمدللہ بات عیاں ہوئی کہ ان تین اشیا کا جو ذکر احادیث صحیحہ میں موجود ہے آخر اس میں کیا حکمت ہے ۔ اس کی حکمتین دوسری احادیث نے مترشح کردیں کہ ان کا اصل سبب (نماز کا خراب ہونا) شیطان کے عمل دخل کی وجہ سے ہے ۔ کیونکہ جب بندہ صلاۃ کو ادا کرتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور شیطان کا کام ہی بندہ کا تعلق رحمٰن سے توڑنا ہے ۔

باقی رہا محارم رشتہ داروں کے گزرنے کا تو اس حوالے سے شیخ ابن باز سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا :

"الحدیث المذکور عام ، یعم الأم والأخت والبنت والزوجۃ وغیرھن ، لعدم ما یدل علی التخصیص " انتھی .

"مجموع فتاوی ابن باز" (332/29).

یہ حدیث عام ہے ، جو ماں ، بہن ، بیٹی اور بیوی وغیرہ سب کو شامل ہے ۔ اس میں کسی کی تخصیص نہیں ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ

جلد 2